کتاب نما

جلد ۳ | مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی | نمبر ۸

مضامین رشید

پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اردو کے چند منتخب لکھنے والوں میں ہیں خصوصاً ان کی مزاحیہ نگاری ملک کے ہر طبقے میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اب تک ان کے مضامین مختلف رسالوں میں منتشر تھے۔ اصحاب ذوق کی یہ خواہش تھی کہ یہ بے بہا موتی ایک لڑی میں پروئے جائیں۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ان کے مضامین کا ایک مجموعہ ابھی ابھی مکتبہ جامعہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ تمام مضامین دریائے لطافت سے سینچی ہوئی کشت زعفران، تر و تازہ شاداب اور فرحت بخش۔ کتابت و طباعت اور ظاہری خوش نمائی میں بھی خاص اہتمام سے کام لیا گیا ہے۔

قیمت مجلد دو روپے (عہ)

واردات

منشی پریم چند آنجہانی کے جادو نگار قلم کے ان ۱۲ مختصر مگر نہایت کامیاب افسانوں کا مجموعہ ہے جو مختلف رسائل میں منتشر تھے۔ منشی نے ان کی ترتیب و اشاعت کا کام مکتبہ کے سپرد کیا تھا اور اس کے لئے عنوان خود ہی "واردات" تجویز کیا تھا۔ یہ افسانے ہماری معاشرت اور سماج کی تصویریں ہیں جو افسانوں کی شکل میں منشی جی نے پیش کی ہیں۔

کاغذ عمدہ۔ کتابت و طباعت اعلیٰ ظاہری خوش نمائی خاص طور سے ملحوظ رکھی گئی ہے۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

معاہدۂ عمرانی

از ژاں ژاک روسو۔ مترجمہ ڈاکٹر محمود حسین خاں صاحب بی۔ اے (جامعہ)، ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی (ہائیڈلبرگ)۔

حریت، اخوت اور مساوات جس کا روحانی پیام دنیا کو اسلام نے پہنچایا تھا۔ اس کی سیاسی تبلیغ یورپ میں روسو کے (Social Contract) معاہدۂ عمرانی نے کی۔ روسو کا کمال یہ ہے کہ اس نے سیاست مدن کے دقیق مسائل باتوں باتوں میں سمجھا دئے ہیں۔ اس کی یہ کتاب جو معنوی حیثیت سے فلسفۂ سیاست کی سب سے اہم کتاب ہے۔ زبان اور طرز بیان کے لحاظ سے سب سے سہل ہے۔ کتابت و طباعت کے ساتھ ساتھ اس کی ظاہری خوش نمائی میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی ہے۔

قیمت مجلد دو روپے (عہ)

داغ کے سو شعر

نواب مرزا خاں نام۔ داغ تخلص۔ دہلی کے رہنے والے۔ ولادت ۵ مئی ۱۸۳۱ء وفات ۱۹۰۵ء
والد کا نام نواب شمس الدین تھا جو نواب ضیاء الدین نواب لوہارو کے بھائی تھے۔ داغ کی عمر ۶ برس کی تھی کہ والد نے انتقال کیا۔ اس کے چند سال بعد شہزادہ فتح الملک مرزا محمد سلطان عرف مرزا فخرو ولی عہد بہادر شاہ ظفر نے نکاح کر لیا اور شوکت محل کا خطاب پایا۔ داغ بھی ماں کے ساتھ لال قلعہ میں رہنے لگے۔ وہیں ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی۔

داغ نے فارسی مولوی غیاث الدین رامپوری مؤلف غیاث اللغات سے پڑھی۔ چند دن غلام حسین شکیبا شاگرد میر تقی میر سے لئے۔ بانک اور خطاطی سید امیر پنجہ کش سے سیکھی اور فن سپہ گری و شہسواری کی تعلیم خود ولی عہد بہادر اور دیگر نامی گرامی استادوں سے حاصل کی۔ بہادر شاہ ظفر ان کی غیر معمولی جودت اور ذہانت سے اتنے خوش ہوئے کہ شاعری کے سلسلہ میں انہیں اپنے استاد ذوق کے سپرد کیا۔ غرض اس زمانہ کے مطابق داغ کی تعلیم و تربیت جو بہتر سے بہتر ہو سکتی تھی ہوئی۔

داغ کی عمر ۲۵ برس کی تھی کہ مرزا فخرو نے انتقال کیا۔ اور ان سے قلعہ چھوٹ گیا۔ اس کے دس ماہ بعد ہی غدر ہوا اور داغ نے اپنے سامنے دلی کو اجڑتے ہوئے دیکھا۔ کچھ عرصہ تک تو داغ پریشان حال رہے۔ پھر رامپور پہنچے۔ اس وقت نواب یوسف علی خاں ناظم برسر حکومت تھے۔ انہوں نے داغ کو اپنے صاحبزادے نواب کلب علی خاں کا مصاحب مقرر کر دیا۔ جب اپنے والد کے انتقال کے بعد نواب کلب علی خاں والی رامپور ہوئے تو داغ کی عزت و منزلت میں اور اضافہ ہوا۔ اور یہ نواب کے مقرب خاص مقرر ہوئے اور انہی کے ہمراہ حج بیت اللہ سے بھی شرف یاب ہوئے۔

۱۸۸۷ء میں نواب کلب علی خاں کا انتقال ہوا۔ اور شعرائے باکمال کا اجتماع درہم برہم ہو گیا۔ داغ بھی دو برس ادھر ادھر گھومتے رہے۔ ۱۸۸۸ء میں حیدرآباد گئے۔ ۱۸۹۱ء میں نظام دکن نواب میر محبوب علی خاں نے اپنا صاحب پھر استاد مقرر کیا۔ پہلے ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کی پھر ایک ہزار کئے اور آخر ڈیڑھ ہزار ماہوار کر دئے۔ اس کے علاوہ جہان استاد، بلبل ہندوستان، ناظم یار جنگ، دبیر الدولہ، فصیح الملک کے خطابات سے سرفراز فرمایا۔ غرض اردو کے کسی شاعر کو اتنا اعزاز نصیب نہیں ہوا جتنا داغ کو ملا۔

۱۹۰۵ء مطابق ۱۳۲۲ھ میں عین یوم حج کو حیدرآباد ہی میں داغ نے بعارضۂ فالج انتقال کیا اور عید الضحیٰ کے دن حضرت یوسف صاحب شریف صاحب کی درگاہ میں دفن ہوئے۔ (یہیں ان کے ہمعصر حضرت امیر مینائی بھی مدفون ہیں) ان کے نام "نواب مرزا داغ" سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

داغ بلند قامت تھے جثہ قد کے تناسب تھا۔ رنگ سیاہی مائل تھا۔ چہرے پر چیچک کے کچھ داغ تھے۔ گھر میں آغا باقی کے ململ کے کرتے۔ اور مغزی لگے ہوئے ڈھیلے پاجامے پہنتے تھے۔ باہر جاتے تو شیروانی اور چوڑی دار پاجامہ پہنتے۔ سر پر حیدرآبادی دستار ہوتی۔ پہلے چوگوشیہ مخملی ٹوپی پہنتے تھے۔

داغ بہت نازک مزاج اور نفاست پسند تھے۔ روز غسل کرتے۔ صبح شام دو جوڑے بدلتے۔ خوشبو کا بہت شوق تھا۔ ظریف بہت خلیق متواضع اور خوش طبع تھے۔ مذہباً اہل سنت کے فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ شراب کو کبھی منہ نہ لگایا البتہ شاہد باز تھے چنانچہ اس سلسلہ میں ان کی محبوبہ حجاب اور اس کے واقعات کافی مشہور ہیں۔

داغ کی بیوی کا انتقال ان سے ۹ برس پہلے ہوا۔ اور انہوں نے ایک لڑکی لاڈلی بیگم چھوڑی جن کی شادی نواب سراج الدین احمد خاں صاحب سائل دہلوی سے ہوئی۔

داغ کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ لیکن ان میں سے نوح ناروی، بیخود دہلوی، سائل دہلوی، احسن مارہروی، آغا شاعر دہلوی، ڈاکٹر اقبال، جگر مراد آبادی اور سیماب اکبرآبادی خصوصیت سے مشہور ہیں۔

داغ کے چار دیوان گلزار داغ، آفتاب داغ، مہتاب داغ اور یادگار داغ کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ یہ سب ملا کر کافی ضخیم ہو جاتے ہیں اور زیادہ تر غزلوں پر مشتمل ہیں۔

داغ کی شاعری حسن و عشق کی شاعری تھی۔ انہیں صرف اسی سے واسطہ تھا اس سے آگے انہوں نے کبھی قدم نہ رکھا لیکن اس میدان میں وہ کمالات دکھائے کہ اردو غزل کو گلزار بنا دیا۔

مولانا حامد حسن قادری فرماتے ہیں "غزل کی خوبی کے لئے ضروری ہے کہ الفاظ فصیح و شیریں ہوں۔ بندش چست و صحیح ہو۔ محاورات کا استعمال موزوں اور برمحل ہو اور طرز ادا میں جدت ہو۔ داغ کے یہاں یہ سب چیزیں بہتر سے بہتر ہیں۔ اس پر شوخی بیان اور ظرافت طرازی کا اضافہ ہے۔ یہی داغ کا طرز خاص ہے۔"

اس سے بہتر داغ کی شاعری پر کوئی تبصرہ نہیں ہو سکتا۔ داغ نے معاملات حسن و عشق کو اتنے شیریں الفاظ میں اور ایسی چست بندش کے ساتھ نظم کیا ہے کہ اس کا جواب نہیں۔ اس پر زبان کی انتہائی صفائی، روزمرے کا استعمال اور شوخی مستزاد ہے۔
داغ کی شاعری تغزل ہی نہیں بلکہ تغزل ہی ہے اور ان کے ضخیم دواوین کا اگر سختی سے انتخاب کیا جائے تو ان کا یہ منتخب کلام ان "تیر و نشتر" کا حامل ہوگا جو دوسرے کے یہاں کم ملیں گے۔ قیمت ۴ر

اعلان

(۱) کتاب نما مصنفین اور ناشرین کا اخبار ہے۔
(۲) ہر ماہ کی ۱۷ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
(۳) سالانہ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر) ہے۔

کتاب نما

اردو اکیڈمی

جامعہ ملیہ اسلامیہ جہاں ایک طرف قومی تعلیم کا تجربہ کر رہی ہے وہاں دوسری طرف اس کے پیش نظر زبان کو جدید علوم سے بھی روشناس کرانا ہے۔ ایک عرصے تک جو شعر یا داستانیں چند کلیات اور داستانیں ہندوستانی زبان کا کل سرمایہ رہا۔ مگر جس زبان کو آگے چل کر ہندوستان کی مشترکہ زبان ہونا تھا اس کے لئے دل کے یہ بہلاوے کافی نہیں ہو سکتے۔

ادب جمہور کے رجحانات کا ترجمان ہوتا ہے۔ وہ جمہور کو نیند سے جگانے کے لئے کہیں "بانگ درا" کی شکل اختیار کرتا ہے تو کہیں کشمکش حیات میں انہیں آگے بڑھانے کیلئے مقصود حرکت میں صورت پذیر ہوتا ہے۔ ان کی ذہنی تربیت کے لئے علوم و معارف کا روپ بھرتا ہے اور روحانی اور جذباتی محسوسات کی تسکین کے لئے خیالات کے تار رنگین میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ غرض ادب کی خصوصیت جمود نہیں بلکہ وسعت ہے۔ مگر کیا ہندوستانی ادب ان خصوصیات کا حامل تھا؟

انیسویں صدی میں ہندوستان میں برطانوی سامراج کے اقتدار کے ساتھ ساتھ نئے خیالات اور نئے رجحانات کی پرورش پانے لگے۔ ان سانچوں کی پرورش خالص ہندوستانی قلب و دماغ کا قالب اختیار کرتی تو ہندوستان پر غیروں کی حکومت نہ ہوتی۔ مگر ایسا نہ ہوا ہم نے ہندوستانی زبان کو اپنی جگہ چھوڑ دیا اور انگریزی زبان اور انگریزی تخیل زندگی کو فروغ ہوتا گیا۔ ہندوستانی زندگی اور ہندوستانی زبان امنگوں اور ارمانوں کے اس چشمہ رواں سے محروم رہ گئی۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سامنے قوم کی بدنصیبی کا یہ پہلو زیادہ نمایاں رہا۔ اور اس نے تعلیم اور زبان دونوں میں ہندوستانی زندگی کی ضرورت اور ہندوستانی رنگ کو پیش نظر رکھا۔

اردو اکیڈمی کا قیام ہندوستانیوں کے علمی افلاس اور ادبی فرومائگی کو دور کرنے کی ایک کوشش تھی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اس نے اب تک جو کام کیا ہے اس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ اکیڈمی کا جامعہ کے مقاصد کی تکمیل میں کافی ہاتھ رہا۔

اکیڈمی کا نظام کار جامعہ کے تعلیمی تخیل کے مطابق بنایا گیا تھا۔ تعلیم کا موجودہ نظام جس درجہ مسموم اور یاس انگیز ہے اس کا اندازہ اس تعلیم کے نتائج سے ہوتا ہے۔ بالکل یہی حقیقت ملک کے علمی اور ادبی مسائل پر بھی منطبق ہے۔ اکیڈمی نے علوم کو علوم کی طرح دیکھا، سمجھا اور سمجھایا۔ اور ہندوستانی زبان کے ذخیرہ کو وسیع کرنے میں کوشاں رہی۔

ہندوستان میں بحالت موجودہ سیاسی اور اقتصادی تعلیم اور ابتدائی تعلیم کی اصلاح کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اکیڈمی نے اپنی تصانیف میں اس کا بہت زیادہ احساس رکھا ہے۔ چنانچہ سیاسی اور اقتصادی مسائل پر اکیڈمی نے بڑی کاوش اور محنت سے کتابیں شائع کی ہیں۔ اور اپنی زبان کے ذخیرے میں مغربی علوم کے تراجم سے معقول اضافہ کیا ہے۔

اکیڈمی کم و بیش دس سال سے ملک کی علمی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اور جو کام اس کے پیش نظر ہیں اگر پورے ہو گئے ——— اور انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے ——— تو جامعہ اپنے ایک بڑے مقصد کو حاصل کر لے گی۔

اردو کانفرنس پٹنہ

مولانا عبدالحق صاحب معتمد انجمن ترقی اردو اورنگ آباد نے ہندی اور اردو کے موجودہ نزاع کو ختم کرنے اور ایک مختصر کہ ہندوستانی زبان کی ترویج کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں، وہ محتاج تعارف نہیں۔ ممدوح کی کوشش سے اگست کے آخری ہفتہ میں ہندوستانی زبان کو ترقی دینے اور اس کی ترویج و اشاعت کے مسائل پر بحث کرنے کی غرض سے ایک جلسہ پٹنہ میں منعقد ہوا تھا جس میں ہندوستان کے منتخب ادیبوں اور مصنفوں نے شرکت کی تھی۔ اس جلسے کے سلسلے میں ہندوستانی زبان کے مسئلے پر بابو راجندر پرشاد اور مولانا ممدوح کا ایک مشترکہ بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے جس سے بڑی حد تک امید ہے کہ یہ نزاع جو علمی اور لسانی حدود سے آگے نکل کر ملک کی سیاسی فضا کو مکدر کر رکھا ہے ختم ہو جائیگا۔ اس بیان کا اہم ترین حصہ یہ تھا۔

"ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان کی عام زبان ہندوستانی ہونی چاہئے جو اردو ناگری ہر دو اقسام میں لکھی بولی اور تمام سرکاری اور تعلیمی مقاصد کیلئے تسلیم کی جانی چاہئے۔ ہندوستانی سے ہمارا مطلب شمالی ہندوستان کی زبان کے زیادہ تر عام استعمال کئے جانے والے الفاظ سے ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عام استعمال ہی کے الفاظ انتخاب الفاظ میں درست ہونے کی کسوٹی ہونا چاہئے۔ ہماری مزید رائے ہے کہ ہندی و اردو کے بحیثیت ادبی زبان پورے پورے حقوق محفوظ کئے جائیں۔"

ہمارا خیال ہے کہ اس بیان کے الفاظ میں خلوص اور صداقت کی جو روح کارفرما ہے وہ ہندی اردو نزاع کو ختم کر کے ہندوستانی ادب کا ایک گنگا جمنی پیکر پیش کرے گی۔

صحیفۂ چین

سید اسد علی انوری صاحب نے چین کے مشہور حکیم و فلسفی کنفیوشش کی کتاب "شو کنگ" کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ دنیا کی تاریخ کی سب سے پرانی کتاب ہے۔ اس کا زمانہ ۲۳۵۵ ق م سے ۶۰۸ ق م تک ہے۔

اصل ترجمے کے علاوہ اس کتاب پر تین ضمیمے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ پہلا کنفیوشش کے مفصل حالات، اس کے فلسفہ اور اخلاقیات سے بحث کرتا ہے۔ دوسرے میں چین کے متعلق عام اور کارآمد واقفیت جمع کر دی گئی ہے اور تاریخ چین کو مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ تیسرے ضمیمہ میں چین کے تمام بادشاہوں کی سن وار فہرست ہے جس کا سلسلہ عجائبات چین کی ایک گویا مثال ہے۔

شوکنگ کے ترجمے کے ساتھ ان مفصل ضمیموں کو پیش کرنے سے جہاں یہ مقصد ہے کہ اس صحیفہ تاریخی کو ناظرین زیادہ اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس سے پورا پورا مزہ لے سکیں وہاں اس چیز کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا ہے کہ ہماری زبان میں چین کے متعلق کارآمد صحیح اور عہد حاضر تک کی معلومات کی ایک کتاب ہو جائے۔ تاکہ وہ حضرات جو ابھی انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے معلومات سے محروم رہتے ہیں اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ یہ کتاب اگر ایک طرف چین کی قدیم ترین تہذیب پیش کرتی ہے تو دوسری طرف اپنے قارئین کو ہر شعبہ مثلاً تاریخ، ادب، مذہب، فلسفہ، جغرافیہ، سیاست، تجارت، دستکاری وغیرہ سے آشنا کرتی ہے۔

گزشتہ بارہ مہینے کی مطبوعات

نقش و نگار ۱۲ر، میدان عمل ۱۲ر، میری کہانی للعہ
بستان الوری ۱۲ر، تاریخ فلسفہ اسلام (دوسری بار) ۱۲ر
شگفتہ شبنم ۸ر، ہندوستان میں ارسطو کا سکہ (") ۲ر
فکر و نشاط عہ، جدید دستور کا خاکہ (") ۲ر
مجاہدہ عمرانی ۱۲ر، سیرۃ الرسول (پانچویں بار) عہ
مضامین رشید ۱۲ر، صحیفۂ چین ۱۲ر، واردات عہ
بوستر کے ۵ مجموعے، ہر ایک چار آنے (۴ر)

بچوں کی کتابیں

تابیل خاں ۲ر، بچوں کی کہانیاں ۲ر، بیگاری ۲ر
لال مرغی ۲ر، ترکوں کی کہانیاں (دوسری بار) ۴ر
دنیا کے بچے ۵ر، تاریخ ہند کی کہانیاں (") ۳ر
بچوں کا چڑیا گھر ۳ر، بچوں کی نظمیں (") ۸ر
چھنو ۳ر، عقائد اسلام (") ۱ر
[illegible] (تیسری بار) ۴ر، باغبانی پرکٹ (") ۲ر
اچھی باتیں (چوتھی بار) ۲ر، سنگار کیو پار (آٹھویں بار) ۴ر
دنیا کے بسنے والے (دوسری بار) ۵ر، کائنات ۳ر
چھوٹا چھو ۲ر، ایورسٹ اور ننگا پربت ۵ر
بچوں کا قاعدہ (دوسری بار) ۴ر

انتظام کتب خانہ اور اُس کی فنِ وار تقسیم

از جناب سید بشیر الدین صاحب و سید جمیل احمد صاحب نقوی
(لٹن لائبریری مسلم یونیورسٹی علیگڑھ)

(۲)

کتب خانہ کی عمارت اور فرنیچر

"فن انتظام کتب خانہ" کا ایک ہلکا سا خاکہ اور "لائبریرین شپ" کا ایک دھندلا سا تخیل آپ کے روبرو پیش کرنے کے بعد اب ہم اس پیشہ کے مخصوص حالات اور اس فن کے اہم عنوانات پر ذرا تفصیل کے ساتھ بحث کرنا چاہتے ہیں۔

سب سے اول، قدرتاً کتب خانہ کی عمارت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ گو جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے، اس اہم مسئلہ پر روشنی ڈالنا محض عبث اور اس خاص مقصد کے لئے زبان یا قلم کو زحمت دینا طول کلامی کے مساوی ہے لیکن بسبیل تذکرہ اگر اس کے بنیادی نکات بیان کر دیئے جائیں تو غالباً نامناسب نہ ہوگا۔

گزشتہ باب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ مغربی ممالک میں کتب خانہ کی عمارت فن تعمیر کی ایک علیحدہ شاخ تسلیم کر لی گئی ہے۔ اور اس قسم کی عمارت کا نقشہ بنانے کا کام بھی اس مخصوص فن کے ماہرین کے سوا کسی اور کو سپرد نہیں کیا جاتا۔ ہندوستان میں شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ ایک کتب خانہ کسی ایسی عمارت میں جاری کیا جائے جو خاص طور پر اسی غرض سے تعمیر کی گئی ہو۔ عموماً تو یہی ہوتا ہے کہ کسی عمارت کا ایک حصہ کتب خانہ کے لئے دے دیا جاتا ہے اور غریب لائبریرین سے اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ وہ حتی الامکان بہتر سے بہتر طریقہ پر اس کو مرتب و منظم کرے۔ اگر آپ ذرا غور فرمائیں گے تو آپ پر روشن ہو جائے گا کہ کس درجہ دشوار کام ہے لیکن اس کے باوجود اگر ایک ہوشیار لائبریرین چند آداب و اصول متعلقہ کو پیش نظر رکھے تو اس بے تکی عمارت کو بھی اپنے ڈھنگ کا بنانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

ہر کتب خانہ عام طور سے چند شعبوں پر مشتمل ہوتا ہے یعنی دار المطالعہ، شعبہ مراجعہ، مخزن الکتب، دفتر (آفس روم) لائبریرین اور کیٹلاگ کے لئے بھی ایک ایک کمرہ مخصوص ہوتا ہے۔ اکثر کتب خانوں میں تنگیٔ گنجائش کی وجہ سے "دار المطالعہ" اور "ریفرنس سکشن" یکجا کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ ایک بڑا نقص ہے۔ حتی الوسع اگر حالات اجازت دیں تو ایسا نہ کرنا چاہئے۔ وہی کتب خانہ سب سے زیادہ مفید ہے جس سے عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچے۔ لہٰذا شعبہ وار تقسیم کے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھنا لائبریرین کا اولین فرض ہے کہ وہ مجوزہ شعبوں کو اس طرح ترتیب دے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ اشخاص بیک وقت کتب خانہ سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

دار المطالعہ Reading Room.

دار المطالعہ (ریڈنگ روم) اخبارات، رسائل و جرائد اور دوسری اسی قسم کی موقت الشیوع مطبوعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ کتب خانہ کا یہ وہ حصہ ہے جو کثرت سے قارئین کے استعمال میں رہتا ہے۔ ہر مذاق کا پڑھنے والا اس میں داخل ہوتا ہے بعض اوقات چند منٹ ہی کے لئے۔ اور پھر واپس چلا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سکشن کو ایسے کمرہ میں ہونا چاہئے جو مناسب موقع اور عام گزرگاہ سے قریب تر واقع ہو۔ اگر دار المطالعہ کی کھڑکیاں شارع عام پر کھلتی ہوں تو اور بھی بہتر ہے تاکہ عوام کی توجہ اس کی طرف آسانی سے منعطف کی جا سکے۔ گو بادی النظر میں یہ ایک بہت معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں بہت مفید ہے اور اس کے ذریعہ پروپیگنڈا تو خوب ہی ہوتا ہے۔

دار المطالعہ کے رقبہ و گنجائش کا حساب لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایک آدمی پندرہ مربع فٹ جگہ میں آسانی سے کام کر سکتا ہے۔ اس اصول کے ماتحت ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک کمرہ جس کی لمبائی ۵۰ فٹ اور چوڑائی ۴۰ فٹ (رقبہ ۲۰۰۰ مربع فٹ) ہو، ۱۳۰ اشخاص کے نشست کیلئے کفایت کر سکتا ہے۔ اور اسی میں فرنیچر، الماریوں وغیرہ کے رکھنے کی جگہ بھی شامل ہوگی۔ یہ کمرہ یعنی دار المطالعہ (پبلک لائبریریوں میں) ٹائم ٹیبل اور اسی قسم کے دوسرے نقشہ جات و اشتہارات جو عوام الناس کیلئے مفید ہو سکتے ہیں آویزاں کرنے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دار المطالعہ میں اخبارات وغیرہ رکھنے کا عام طریقہ یہ ہے کہ دیواروں کے سہارے چاروں طرف ڈیسک (وال اسٹینڈ) دیواروں سے آگے کو نکلے ہوتے ہیں جن کے سامنے پڑھنے والے کھڑے ہوتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ ڈیسک یا اسٹینڈ زمین سے چار فٹ اونچے ہونے چاہئیں اور اوپر کی طرف چھ انچ جگہ اخبار وغیرہ کا نام لکھنے کیلئے چھوڑنی چاہئے۔ ہر ایک دیوار سے دو فٹ آگے کو نکلا ہونا چاہئے مگر ذرا ڈھلواں۔ بعض اوقات یہ ڈیسک تختہ دار رہتے ہیں اور حسب ضرورت اونچے نیچے، کم، زیادہ کئے جا سکتے ہیں۔ بعض کتب خانوں میں درمیانی اسٹینڈ جن کو انگریزی میں "فلور اسٹینڈ" کہتے ہیں استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ ان سے تو اگر پرہیز کیا جائے تو بہتر ہے۔ کیونکہ اول تو وہ قارئین کی نگرانی کرنے میں حائل ہوتے ہیں، دوسرے ان کی اونچائی اور پھیلاؤ کی وجہ سے کمرہ میں ہر جگہ یکساں روشنی نہیں پہنچ پاتی۔ علاوہ ازیں یہ جگہ بھی کافی گھیرتے ہیں۔

مطالعہ کی میزیں ۲ فٹ سے ۳ فٹ تک اونچی ہونا چاہئیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ بجائے ایک بڑی طویل میز کے بہت سی چھوٹی چھوٹی میزوں کا انتظام کیا جائے جو ۴ فٹ لمبی اور ۲ فٹ چوڑی ہوں۔ ایسی میزوں پر ۸ آدمی آسانی سے بیٹھ سکتے ہیں یعنی چار اس سرے پر اور چار اس سرے پر۔ میزوں کے پائے سرے سے چھ انچ پیچھے ہٹا کر لگانے چاہئیں تاکہ پڑھنے والے کے پیروں سے نہ ٹکرائیں۔ اور ان کے درمیان میں نہ آنے پائیں۔ کمرہ کی ایک سمت نگرانی کے لئے چھوڑ دینی چاہئے۔

اخبارات کو ترتیب دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر میز کے بیچوں بیچ میں کٹہرے کی شکل کی ایک آڑ بنی ہونی چاہئے جو تقریباً ایک فٹ اونچی ہو۔ اور اس کے دونوں طرف ایک تختہ کے سہارے اخبار بالکل سیدھا رکھا جا سکے۔ اور تختہ کے ابھرے ہوئے حصہ پر اس اخبار وغیرہ کا نام بھی لکھا ہونا ضروری ہے۔ اخبارات و جرائد عموماً میزوں پر رکھے جاتے ہیں۔ ان کو میلا اور بوسیدہ ہونے سے محفوظ رکھنے کیلئے ان کیلئے مستقل پشتے (جن کو انگریزی میں کور کہتے ہیں) ہونا چاہئے جو مضبوط دفتی کا بنا ہو۔ اور اوپر کے رخ پر جریدہ کا نام کندہ ہو۔



بائیں جانب "پیریاڈیکل ریک" کا ایک خاکہ دیا جاتا ہے جو موقت الشیوع لٹریچر کو سلیقہ اور ترتیب سے رکھنے کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ پانچ فٹ کا ہوتا ہے اور اس میں چالیس رسائل و جرائد آسانی سے ترتیب دئے جا سکتے ہیں۔

دار المطالعہ کی کرسیاں بغیر ہتھے کی ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ہتھے دار کرسیاں کافی جگہ گھیرتی ہیں۔

نوٹ:- اگلے پرچہ میں ایک پبلک لائبریری کا نقشہ دیا جائے گا۔ اور لینڈنگ لائبریری کے انتظامات کی تشریح کی جائے گی۔ امید ہے کہ پبلک لائبریریاں اس سے پورا فائدہ اٹھائیں گی۔

اردو کے نئے رسالے اور کتابیں

علی گڑھ میگزین زیر ادارت جناب معین الدین صاحب دردائی۔
یہ طلبائے علی گڑھ کا سہ ماہی آرگن ہے۔ اور ان کی علمی و ادبی دلچسپیوں کی جولان گاہ۔ اس کے ایڈیٹر کا انتخاب ہر سال ہوتا ہے۔ اس سال جناب دردائی صاحب ادارت کے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں ان کی کوشش ہے کہ رسالے میں زیادہ تر مضامین طلباء یا زیادہ سے زیادہ مقامی اساتذہ کے شائع ہوں۔ اس کوشش میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہیں۔ مضامین کا معیار بھی خاصا بلند ہے۔ بعض مضامین خاص محنت اور توجہ سے لکھے گئے ہیں مثلاً لسانیات۔ دہلی کی اولین ترکی سلطنت وغیرہ۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ دردائی صاحب کے عہد میں اب تک دو پرچے ٹھیک وقت پر شائع ہو چکے ہیں جو اس رسالے کی تاریخ میں ایک نئی سی بات ہے۔

مجلہ عثمانیہ (سہ ماہی) ایڈیٹر سید اشفاق حسین صاحب و محمد شہاب الدین صاحب تقطیع بڑی ضخامت معہ حصہ انگریزی ۳۰۰ صفحات۔ کتابت و طباعت اعلیٰ۔ قیمت سالانہ سے روپے فی پرچہ ۱۲ مقام اشاعت۔ دفتر مجلہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔

یہ طلبائے جامعہ عثمانیہ کا سہ ماہی آرگن ہے اور توجہ اور اہتمام سے نکالا جاتا ہے۔ زیر نظر نمبر اس کا جوبلی نمبر ہے جو اعلیٰ حضرت حضور نظام کی جوبلی کے موقع پر نکالا گیا ہے۔ شروع میں رنگین آرٹ پیپر پر "نطق ہمایونی" کے عنوان سے اعلیٰ حضرت حضور نظام کا پیام اور ایک ایڈریس کا جواب ہے جو سلور جوبلی کے موقع پر رعایا کی طرف سے پڑھا گیا تھا پھر ہز ہائی نس پرنس آف برار کا پیام ہے۔ نیز ملک کے مشاہیر کے وہ پیام بھی نقل کئے گئے ہیں جو فرزندان جامعہ عثمانیہ کے نام اس موقع پر موصول ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مضامین کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ان مضامین کی خصوصیت یہ ہے کہ سوائے ایک نظم کے سب کے سب مضمون جامعہ کے طلباء، اساتذہ اور طلباء قدیم کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور زیادہ تر حیدرآباد ہی سے متعلق ہیں۔ حیدرآباد کی علمی، ادبی، صنعتی، معاشرتی و معاشی غرض تعمیری کوششوں کی مفصل روداد مختلف عنوانات کے تحت اس رسالے میں آپ کو ملے گی۔ چند اچھی اچھی نظمیں بھی ہیں۔ ان میں مرحوم ز۔ خ۔ ش کی نظم "اردو زبان کا پیام" خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ انگریزی کا حصہ بھی ایسے ہی مفید مضامین پر مشتمل ہے۔ ہم اس کامیاب اشاعت پر کارکنان مجلہ عثمانیہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

ہندستانی (ماہانہ) ایڈیٹر رشید کمال ایم۔ اے۔ چندہ سالانہ تین روپے (۳ سے)
ملنے کا پتہ:۔ عزیز منزل۔ مراد آباد

نیستان الہ آباد یونیورسٹی (اردو ایسوسی ایشن) کا ماہوار رسالہ، مدیر سید محمد حسن علی خاں۔ قیمت فی پرچہ ۸ ر
ملنے کا پتہ:۔ اردو ایسوسی ایشن۔ الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد۔

دلگداز (ماہانہ) مدیر عبدالمجید شمیم۔ سالانہ چندہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عیر)
ملنے کا پتہ:۔ کشمیری بازار۔ لاہور۔

یثرب (ماہانہ) مدیر ایم۔ شفیع اللہ۔ سالانہ چندہ ایک روپیہ (عہ)
ملنے کا پتہ:۔ حیدر بیرون بھاٹی گیٹ۔ ڈاک خانہ وطن۔ لاہور۔

کتابیں

مضمون نگار از عبدالقدوس صاحب نشاط بدایونی تقطیع چھوٹی۔ کتابت و طباعت عمدہ صفحات ۵۵۔ قیمت ۸ ر
ملنے کا پتہ:۔ نمبر ۱/۱ گرانٹ لین۔ کلکتہ

تاریخ التفسیر مصنفہ قاضی عبدالصمد صارم تقطیع بڑی۔ کتابت و طباعت اچھی صفحات ۲۰۵ قیمت عیر
ملنے کا پتہ:۔ قاسم المعارف دیوبند۔ ضلع سہارنپور۔

النبی الخاتم از مولانا سید مناظر احسن گیلانی۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ صفحات ۱۷۰۔ قیمت ۸ ر
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ علمیہ چار مینار حیدرآباد دکن۔

ڈائینگ ٹیچر مؤلفہ ایس محمد عروج حسین، ڈائینگ ماسٹر۔ کتابت و طباعت معمولی صفحات ۲۰۲
ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ مصنوعات ملکی، سرکار عالی حیدرآباد دکن۔

انمول جواہرات از جناب ہرچرن لال صاحب ورمن تقطیع بڑی ضخامت ۴۴ صفحات۔ قیمت ۸ ر
ملنے کا پتہ:۔ سرن داس پریم نگر دیال باغ آگرہ۔

مجاہد ہند از حنیف امرتسری۔ کتابت و طباعت معمولی صفحات ۲۴۔ قیمت ۲ ر۔ ملنے کا پتہ۔ محمد اسحاق حنیف لوگڑھ امرتسر

فاوسٹ

گوئٹے کی شہرۂ آفاق کتاب فاوسٹ کا ترجمہ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب نے کیا ہے۔ کتاب انجمن ترقی اردو نے شائع کی ہے اور مکتبہ جامعہ سے مل سکتی ہے۔ آج اس کتاب کا تمہیدیہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

"کیوں اے سیماب روش تصورات تم پھر میرے سامنے آگئے؟ ایک دن تھا کہ میں تمہیں دھندلی نظروں سے دیکھتا تھا۔ کیا اب میں تمہیں الفاظ کے رشتے میں پرونے کی کوشش کروں؟ کیا میرے سر میں اب تک تمہارا سودا باقی ہے؟ اللہ رے تمہارا ہجوم اور تمہاری ریل پیل! اچھا لو آؤ اور میرے دل میں راج کرو۔ اے دل فریب خیالو جو کہر اور دھند سے اڑتے چلے آتے ہو۔ میرے سینے میں جوانی کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے اس جادو کی ہوا کو جو تمہارا طوفان ساتھ لایا ہے۔

تم مجھے میری عشرت فانی کے نقشے دکھاتے ہو اور وہ صورتیں جو مجھے پیاری تھیں پھر نظر آ رہی ہیں: کسی پرانے گیت کی طرح جو بھولا ہوا سا، بے صدا سا ہو۔ مجھے ان پہلی محبتوں اور دوستیوں کی یاد پھر ستاتی ہے۔ پرانی چوٹیں پھر ابھر آئی ہیں: نئے سرے سے زندگی کی بھول بھلیاں سے نوحۂ غم کی آواز بلند ہے اور ان دوستوں کا ماتم کر رہی ہے جو چین کی گھڑیوں کی آرزو کرتے کرتے تقدیر سے مایوس ہو کر مجھے جدائی کا داغ دے گئے۔

وہ روحیں جنہیں میں اپنے پہلے گیت سناتا تھا، میرے آخری نغموں کو نہیں سن سکتیں۔ وہ پیار اور اخلاص کی صحبتیں منتشر ہوگئیں، میرے راگ کی پہلی صدائے بازگشت نامحدود فضا میں گم ہوگئی۔ اب میری تلخ نوائی کی سننے والی ناآشنا صورتیں ہیں جن کی تعریف سے میرا دل دھڑکنے لگتا ہے، میرے پرانے قدردانوں میں سے دو چار جو بچ رہے ہیں، خدا جانے کہاں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

میرے دل میں اس سنجیدہ اور پرسکون عالم ارواح کی آرزو جو مدتوں سے دب گئی تھی، پھر ابھر آئی ہے میرا شکستہ گیت ایولین[*] رباب کے راگ کی طرح بے ترتیب سروں میں بکھرا جاتا ہے، مجھ پر روحانی خوف طاری ہے، میری آنکھ سے آنسو جاری ہیں، میرا دل جو پہلے کی طرح مضبوط تھا اب نرم اور کمزور ہے۔ جو چیزیں میرے پاس ہیں وہ دور نظر آتی ہیں اور کھوئی ہوئی چیزیں حقیقی معلوم ہوتی ہیں۔"

قیمت مجلد للعہ غیر مجلد عیر

[*] aeolian harp. ایک باجا جو ہوا چلنے سے خود بخود بجتا ہے۔

ایجنسی کی کتابیں

اسلام اور موجودہ مدنی مسائل - یہ وہ مقالہ ہے جو مولانا حکیم محمد عبدالرؤف صاحب دانا پوری نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے اساتذہ و طلبہ کے سامنے پڑھا - قیمت ۸/

سلاطین و قائدین اسلام - یوسف احمد جعفری نے موجودہ اسلامی دنیا کے ہر ملک کے بادشاہوں کی پیدائش، تعلیم و تربیت اور نظام حکومت جنگ عظیم سے لیکر آج تک کی تاریخ کی ہے - قیمت ۱۲/

دیوان غالب (مع اردو ترجمہ) آغا محمد طاہر صاحب نبیرۂ آزاد نے مرزا اسد اللہ خاں غالب کے اردو جواہر پاروں کا انتخاب مرزا صاحب کے نسخہ کے مطابق کیا ہے [illegible]

سو شعر کا سٹ - غالب کے سو شعر - میر کے سو شعر - ذوق کے سو شعر - داغ کے سو شعر - اکبر کے سو شعر - درد کے سو شعر - حسرت کے سو شعر - جوش کے سو شعر - فانی کے سو شعر - مومن کے سو شعر - جگر کے سو شعر

ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں - مصنفہ پروفیسر رام برج کول - اس میں موصوف نے ہندی نوجوانوں کو کامیابی کے مختلف راستے دکھائے ہیں - قیمت ۸/

کلام ٹیگور - (حصہ اول) پروفیسر ایم ضیاء الدین صاحب نے رابندر ناتھ ٹیگور کی مختلف بنگالی نظموں اور گیتوں کا اردو ترجمہ کر کے اردو میں ایک اچھا اضافہ کیا ہے - قیمت ۱۲/

صد بند ٹیگور - (حصہ اول) پروفیسر ایم ضیاء الدین نے کلام ٹیگور کی ایک سو مختلف نظموں اور گیتوں کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے - قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

تندرستی اور توانائی - مسٹر [illegible] نے اپنے چالیس سالہ تجربہ کی بنا پر بتلایا ہے کہ انسان کے ۹۰ فی صدی امراض خود اس کی لاپروائی سے پیدا ہوتے ہیں - قیمت ۱۰/

مصطفیٰ کمال - سید اشفاق حسین صاحب ایم اے نے یہ کتاب بچوں کے لئے لکھی ہے اور کوشش کی ہے کہ غازی کمال پاشا کی سیرت کے تمام زندگی کے پہلو نمایاں ہو جائیں - قیمت [illegible]

خالدہ ادیب خانم - حکیم محمد عبدالحمید صاحب چغتائی نے خالدہ ادیب خانم سابق وزیر تعلیم حکومت انگورہ کی مختصر زندگی کے مختلف پہلو مسلمان مردوں اور خواتین کیلئے پیش کئے ہیں - قیمت ۸/

ایوان تمدن - مصنفہ مرزا ریاض احمد بیگ چغتائی - تہذیب حاضرہ پر گفتگو کی ہے - سیرت نگاری کے اصول پر بہترین تصنیف - قیمت ۸/

جڑی بوٹی کا تیل - مؤلفہ حکیم محمد عبدالحمید صاحب چغتائی - اس میں جڑی بوٹیوں کے متعلق دلچسپ معلومات، مختلف نام، اقسام، ماہیت وغیرہ درج کی ہے - قیمت ۸/

سلسلہ منتخبات نظم اردو - مرتبہ الیاس برنی صاحب - جذبات فطرت حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم - معارف حصہ اول، حصہ دوم - مناظر قدرت حصہ اول، حصہ دوم، حصہ چہارم

نوٹ: جذبات فطرت کا حصہ چہارم، معارف کا حصہ سوم و چہارم اور مناظر قدرت کا حصہ سوم زیر طبع ہیں۔

ہمارے ذخیرے میں اس ماہ کا اچھا اضافہ

مقالات شبلی - (تاریخی) حصہ دوم، جلد ششم - مولانا شبلی نعمانی مرحوم کے تمام تاریخی مضامین کا مجموعہ جن کو مختلف رسالوں سے یکجا کیا گیا ہے - قیمت [illegible]

مقالات حالی - مولانا حالی کی تمام تقریریں اور کتابوں کے تبصرے اس میں جمع کر دیے گئے ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

تاریخ فلسفۂ سیاسیات - از پروفیسر محمد حبیب صاحب - اردو میں اپنے موضوع کے لحاظ سے سب سے اچھی کتاب ہے - پروفیسر موصوف نے اس میں سیاسیات کے تاریخی نظریے سے بحث کی ہے - قیمت [illegible]

پیغمبر صحرا - (دی پرافٹ آف دی ڈیزرٹ) [illegible] کا اردو ترجمہ - اس میں اختصار کے ساتھ پیغمبر اسلام کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے گئے ہیں - قیمت [illegible]

فلسفۂ عجم - مترجمہ میر حسن الدین صاحب بی اے - کتاب کا موضوع ایرانی قوم کی افلاطونی سیرت اور اس کی اصلی روح فکر و حکمت ہے - قیمت [illegible]

وفاق اور ریاستیں - مصنفہ میر حسن الدین صاحب - مصنف کے ان متعدد مضامین و مراسلات کا کتابی مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً شائع ہوئے - قیمت ۱۲/

کہرستان - مترجمہ نگار شوکت تھانوی کا مجموعہ کلام - لطافت، صداقت، حسن و عشق کی مصوری سے اگر لطف اندوز ہونا ہے تو اسے ضرور پڑھئے - قیمت [illegible]

پھلوں کی کھیتی اور تجارت - [illegible] بی ایس سی نے ان کسانوں کیلئے لکھی ہے جو پھلوں کی کاشت اور تجارت کی طرف متوجہ ہوں - قیمت [illegible]

ذکر نبی - منیر الدین صاحب نے سیرت النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر جو مضامین لکھے ہیں ان کا مجموعہ کتابی شکل میں پیش کیا ہے - قیمت ۱۲/

نقش و نگار - جلیل احمد صاحب قدوائی کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ - حسرت پسندی کا [illegible] - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

سیر گل بلبل - جلیل احمد قدوائی کے مختصر افسانوں کا مجموعہ [illegible]

جلال الدین خوارزم شاہ - مترجمہ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم - ترکی کے نامور ادیب نامق کمال بیگ کے ایک تاریخی ڈرامہ کا ترجمہ [illegible] - قیمت [illegible]

ہما تا خواب اور دوسرے افسانے - مترجمہ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم - [illegible] دلچسپ افسانے ہیں - قیمت [illegible]

سوز و ساز - [illegible] جلیل احمد قدوائی صاحب نے [illegible] - قیمت [illegible]

ثالث بالخیر - مترجمہ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم - یہ ایک فسانہ نگار احمد حکمت کے ناول کا ترجمہ ہے - قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

حکایات و احساسات - سید سجاد حیدر صاحب یلدرم کے مختصر افسانوں اور مضامین کا دوسرا مجموعہ - اسے خیالستان حصہ دوم کہنا چاہیے - قیمت [illegible]

آسیب الفت - مترجمہ سید سجاد حیدر صاحب یلدرم - اس میں عشق و محبت کے [illegible] آسیب اور بھوتوں کی [illegible] کے تخیل سے ملایا گیا ہے - قیمت ۱۲/

زہرا - سید سجاد حیدر صاحب یلدرم بی اے علیگ نے ایک ترکی ناول کا ترجمہ پیش کیا ہے جو بہت ہی دلچسپ اور نصیحت آمیز ہے - قیمت ۸/

سودا - شیخ چاند صاحب کا مقالہ مرزا محمد رفیع سودا کی حیات، تصانیف اور کلام پر مفصل تحقیقی و تنقیدی بحث - قیمت [illegible]

خطوط کی ستم ظریفی - مصنفہ مرزا عظیم بیگ چغتائی - پڑھئے، مزے لیجئے اور مرزا کی جان کو دعا دیجئے - قیمت صرف بارہ آنے (۱۲/)

درس معاشرت - از جناب سید محمد حسن صاحب [illegible] - اس میں نو مسلمان گھرانوں کی کچھ حالت افسانے کی شکل میں ظاہر کی گئی ہے - بہت مفید اور نصیحت آمیز - قیمت ۸/

تخیلات - سید فضل علی صاحب ایم اے کے ان مضامین کا مجموعہ جو مختلف رسائل میں منتشر تھے - قیمت صرف دو روپے (عہ)

مثنوی مادر ہند - مصنفہ شاد عظیم آبادی - یہ مثنوی اپنے طرز کی پہلی مثنوی ہے [illegible]

داستان عجم - مرزا خواجہ نصیر الدین خیال مرحوم [illegible]

صلاح کار - مصنفہ چودھری محمد علی صاحب ردولوی - نوجوانوں کو زندگی گزارنے کے دانشمندانہ مشورے - قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

چند گھنٹے [illegible] کی روحوں کیساتھ - [illegible] مشہور ماہرین طبعیات اور علمائے اجتماعیات سے سات گھنٹے کی ملاقات کا مفصل ذکر - قیمت [illegible]

روح الاسلام - مترجمہ [illegible] صاحب - بچوں کے لئے نہایت مفید کتاب - دینیات، معاملات، اخلاق اور قومی ہمدردی کی تعلیم - قیمت [illegible]

فانوس بزم - خادم حسین صاحب خادم کے کلام کا مجموعہ - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

([illegible] جلیل احمد [illegible] نے محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا)